مجمع البحرین حاجی الحرمین الشریفین اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء مرشد العالم محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم

حضرت سید شاہ ابو احمد المدعو

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی

الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی

تحریر

صدر الصدور قطب الاقطاب

اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاندپوری علیہ الرحمہ

تزئین کار

ابو محامد آل رسول احمد کٹیہاری

اَلحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ المرُسَلِینَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

صلی علی نبینا صلی علی محمد
صلی علی شفیعنا صلی علی محمد
من علینا ربنا إذ بعث محمدا ایدہ بأیدہ ایدنا بأحدا
ارسلہ مبشرا ارسلہ ممجدا صلوا علیہ دآئما صلوا علیہ سرمدا
صلی علی نبینا صلی علی محمد
صلی علی شفیعنا صلی علی محمد

مجمع البحرین حاجی الحرمین الشریفین اعلیٰ حضرت قدسی منزلت مخدوم الاولیاء مرشد العالم محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابواحمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں الحسنی الحسینی قدس سرہ النورانی

میرا پورا خاندان حضرت شاہ علی حسین صاحب اشرفی الجیلانی المعروف اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوا تھا،اس کی ابتدا میرے والد صاحب کے زمانہ میں ہوئی تھی،چونکہ ان کی ننھیال ہی رامپور (ہندوستان) میں تھی۔رامپور میں جیلانی خاندان

تھا،وہ میرے والد صاحب کے ننھیال کا خاندان تھا۔جب وہ چاند پور سے اپنے ننھیالی رشتہ داروں سے ملنے رام پر جاتے،تو مرادآباد اُن کا اسٹیشن ہوا کرتا تھا۔مرادآباد میں وہ حضرت سید نعیم الدین اشرفی صاحب مرادآبادی علیہ الرحمہ کی جامعہ نعیمیہ میں قیام فرماتے تھے،والد صاحب کے ان سے دوستانہ تعلقات تھے ،میرے چچا میاں حضرت سید آل حسن صاحب اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ نے اپنے بڑے بھائی کے ساتھ ہمیشہ خود بھی یہی طریقہ رکھااوران کے وصال کے بعد حضرت صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمہ سے ان کے دوستانہ تعلقات قائم رہے اور جب بھی وہ رام پور جاتے یا مرادآباد میں انہیں کوئی کام ہوتا تو وہ علامہ حضرت صدرالافاضل اشرفی کے یہاں ہی ٹھہرتے۔چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ وہاں قیام فرماتھے کہ حضرت صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین اشرفی مرادآبادی کے پیر ومرشد حضرت شاہ علی حسین صاحب اشرفی الجیلانی قدس سرہ وہاں تشریف لائے اور میرے چچا میاں سے ان کی ملاقات ہوئی۔جب بات چیت ہوئی توان کو معلوم ہوا کہ ہمارا خاندان بھی جیلانی سیدوں کا خاندان ہے تو وہ بہت زیادہ متاثر ہوئے۔میرے چچا میاں اس وقت تک کسی سلسلے میں داخل نہیں تھے،لہٰذا وہ سلسلے میں داخل ہوئے اور حضرت نعیم الدین اشرفی صاحب کے پیر بھائی بن گئے اس کے بعد چونکہ ان کا معاملہ بالکل تیار تھا،خاندانی طور،میرے والد صاحب کی نصیحت ان کو ملی تھی،اپنے والد کی صحبت ملی تھی،تواس لئے انہیں خلافت بھی فوراًمل گئی۔اعلیٰ حضرت شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی صاحب نے انہیں اپنا خلیفہ مقرر کرلیااس کے بعد حضرت شاہ علی حسین میاں اشرفی کچھوچھوی چاند پور تشریف لایا کرتے تھے اور وہاں محفلیں ہوتی تھیں اور سلسلہ اشرفیہ وہاں ضلع بھر (ضلع بجنور) میں پھیلا۔میں اور میرے خاندان کے سبھی لوگ، حتیٰ کہ میری والدہ صاحبہ اور میری چچیاں اور دوسرے چچا اور میرے بھائی جتنے بھی تھے رشتوں میں،وہ سب اعلیٰ حضرت کے سلسلے میں داخل ہوئے اور محمود بھائی جو میرے تایاابا حضرت مولانا مقصود علی شاہ صاحب کے چھوٹے بیٹے تھے وہ

بھی سلسلے میں داخل ہوئے۔وہ مجھ سے سات سال بڑے تھے،اس وقت میری عمر نو دس سال کی تھی ،وہ سولہ سترہ سال کے تھے۔

پیر و مرشد حضرت شاہ علی حسین صاحب اشرفی الجیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مجھ کو خلافت راشدہ عطا فرمانا:

کالج کی تعلیم کے ساتھ سیاسی و مذہبی رجحانات نے دل و دماغ پر قبضہ کر لیا تھا۔ابھی حقیقت میں عمر گیارہ سال، مگر کالج میں چودہ سال ہوچکی تھی۔سالانہ امتحان سے فارغ ہو کر گرمیوں کی چھٹیوں میں آموں کے موسم سے لطف اندوز ہونے کی غرض سے چاند پور آئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے نوازنا شروع فرمادیا۔

میری والدہ ماجدہ اور میرے عم محترم سید حکیم آل حسن صاحب اشرفی جیلانی کے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت شبیہہ غوث فرزند شاہ جیلاں ابو احمد سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی الجیلانی نور اللہ مرقدہ و سر اللہ العزیز چاند پور کو رونق نوری عطا فرمانے کیلئے تشریف لائے۔ساتھ میں مفتی اعظم حضرت مفتی محمد عمر نعیمی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تھے۔مفتی صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے میری یہ پہلی ملاقات کا شرف تھا۔چاند پور میں مفتی صاحب کے وعظ حسنہ کا ہتمام کرنے میں یہ ادنیٰ فقیر پیش پیش تھا۔جلسۂ عام میں مفتی صاحب کی تقریر کو بہت شہرت اور پسندیدگی حاصل ہوئی۔

میرے شیخ کو دو چیزیں بہت پسند تھیں فروٹ میں آم پسند فرماتے تھے(جو میرے چچا کا خاص پھل تھا،انہوں نے اس پر کافی ریسرچ کی اور بہت باغ لگائے)اور کھانے میں ماش کی دال اور شامی کباب اور کھانے میں خاص طور سے اعلیٰ حضرت شاہ علی حسین صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اور مجھے بھی بہت پسند تھا۔چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ کھانے پر جب بیٹھے تو حضرت صاحب علیہ الرحمتہ نے مجھے اپنے برابر میں

بیٹھا یا میری تربیت ایسی ہوئی تھی کہ میں بہت باادب بچہ تھا، لیکن اس وقت ایک عجیب بات یہ ہوئی کہ آداب کو چھوڑ کر میں نے ہاتھ اٹھایا اور شامی کباب اٹھالیا۔ میرے چچانے مجھے خاص غضب ناک انداز سے دیکھا، جواُن کا طریقہ تھا کہ ہم ان کی نگاہ دیکھ کر ہی سمجھ لیتے تھے کہ ناراض ہیں اور ان کو بھی ڈانٹنے کی ضرورت نہیں پڑی ہیں، چنانچہ انھوں نے جب ایسے دیکھا تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فوراً ٹوکا (وہ ان کو جیلانی میاں کہا کرتے تھے کہ " آل حسن جیلانی نہیں! یہ میرا خلیفہ ہے"۔

اب اعلیٰ حضرتؒ کا یہ ارشاد سن کر میرے چچا بالکل خاموش ہوگئے۔ خیر اس کے بعد سب کو تبرکات ملے میں نے تو اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ جو کچھ کھانا تھا، وہ کھالیا اور باقی تو چچا جان کی ناراضگی کی وجہ سے حلق میں پھنس کر رہ گیا۔

بعد میں جب اندر زنان خانے میں محفل ہوئی اور ہماری سب چچیاں وغیرہ اور خواتین آئیں تو اعلیٰ حضرتؒ نے وہاں مجھے بلوایا اور میرے چچا سے کہا کہ " آج شام کو 4 بجے عصر کے وقت میں اس کو اپنی خلافت دستار دوں گا۔ میرے چچانے تو عرض کیا کہ "جی یہ تو بچہ ہے!"

انہوں نے کہا فرمایا کہ "تم بچہ سمجھتے ہو، میں بچہ نہیں سمجھتا، اس نے آگے ہاتھ بڑھا کر اپنا حق لیا ہے، اور اب یہ اشارہ تھا بیعت کیلئے۔ چچا جان نے عرض کیا کہ "حضورؒ! آپ مالک ہیں جیسے بھی چاہیں" چنانچہ وہ محفل منعقد ہوئی اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی دستار مبارک جواُن کے سر پر تھی میرے سر پر رکھی اور ایک رومال دیا جس کے چاروں گوشے نیلے رنگے ہوئے تھے اور رومال پیلا تھا۔ وہ میرے شانوں پر ڈال دیا اور شجرے میں میرا نام لکھا وہ بھی مل گیا۔ اس عاجز فقیر کو حضرت مرشد پاک اشرفی میاںؒ نے خلافت اس وقت عطا فرمائی، جبکہ یہ فقیر نابالغ امور تصوف وسلاسل تصوف سے بالکل بے خبر وناواقف تھا اور اس موقع پر غالباً اشرفی میاں رحمتہ اللہ علیہ آخر بار چاند پور تشریف لائے تھے اس سفر میں حضرت مفتی محمد عمر نعیمی رحمتہ اللہ علیہ تو چاند پور سے واپس مراد آباد تشریف لے گئے تھے، سیلن حضرت قبلہَ

عالم نے چاند پور کے قریب ایک موضع ننگلہ کے بڑے زمیندار سلطان میاں کی دعوت پر مذکورہ موضع ننگلہ کا سفر بھی فرمایا تھا اور مجھ کو اس سفر میں ہمراہی کی سعادت حاصل ہوئی تھی، اس طرح کل دس پندرہ دن کی صحبت شیخ سے مشرف و فیض یاب ہونے کا موقع میسر آیا تھا اور یہی میری زندگی غالباً پہلی بار صحبت شیخ کے قیمتی سرمایہ کے حصول کا موقع تھا۔

میرے ساتھ ہی میرے تایازاد بھائی حکیم سید محمود علی قادری الجیلانی بھی اشرفی ہوئے اور انہیں بھی دستار خلافت اور کلاہ مبارک عطا ہوا جبکہ اس عاجز کو دو کلاہ مبارک عطا ہوئے۔ ایک کلاہ تو خود حضرت قبلۂ عالم پیر و مرشد نے اپنے ذاتی استعمال کا عطا فرمایا، غالباً استعمال شدہ تھا، کیونکہ پرانا معلوم ہوتا تھا اور ایک نیا کلاہ عطا فرمایا، جنھیں بطور امانت میرے عم محترم حضرت حکیم حاجی الحرمین سید آل حسن اشرفی الجیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے پاس حسب الحکیم رکھا اور آئندہ مناسب وقت پر مجھے سپرد کرنا طے فرمایا۔

واضح ہو کہ 1965ء میں حضرت قبلہ عم محترم نے حکیم سید ابن حسن صاحب اشرفی الجیلانی کو جو اُن کے واحد فرزندِ ارجمند تھے، میرے خاندانی تبرکات اور اپنے ذاتی عصار کے ساتھ وہ دونوں کلاہ بھی امانتاً رکھنے کا حکم دیا اور وصیت فرمائی کہ خاندانی تبرکات، خرقۂ غوثیہ جو قادری رنگ کا چوغہ ہے دو عمامے سبز رنگ کے قادری خاندانِ جیلانی کا شجرہ اور میری والدہ صاحبہ کے مرید ہوتے وقت اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔ جو وضائف عطا فرمائے تھے، یہ سب چیزیں اور ان کے علاوہ خاندان اشرفیہ کے وضائف کی کتاب، وضائف اشرفیہ جس میں میرے خاندان عالیہ اور محترم چچا میاں کے قلم سے رقم اُن کے وہ اوراد جن کا وہ ورد فرماتے تھے یہ تمام تبرکات برخوردار سید ظہیر الحسن جیلانی کیلئے ہیں میرے بعد ان کی امانت ان تک پہنچا دینا۔ حضرت عم محترم کا وصال حق 1965ء میں ہوا اور یہ تمام تبرکات میری اہلیہ رئیسہ خاتون جیلانی کے سپرد اُس وقت کئے گئے، جب وہ 1967ء میں میرے بچوں کے ساتھ چاند پور گئی تھیں۔ الحمداللہ علیٰ احسانہ۔

اعلیٰ حضرت شبیہہ غوث فرزندِ شاہؒ جیلاں

ابو احمد سید شاہ علی حسین صاحب اشرفی الجیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نور اللہ مرقدہ سے بمبیئ میں شرفِ ملاقات

بمبئ کے قیام کے دوران مجھے اخباری ادارت کے تجربہ کے علاوہ ایک اور نعمت غیر مترقبہ جو حاصل ہو وہ دو عظیم بزرگانِ دین سے شرف ملاقات تھی جو بیک وقت اس طرح حاصل ہوئی کہ ایک روز میں نے دیکھا کہ برق ویکلی کے دفتر کے برابر کی بلڈنگ میں بہت رونق ہو رہی ہے ، روشنی کا اہتمام بھی عام حالات کے مقام میں زیادہ ہے اور لوگوں کی آمد و رفت کا بھی تانتا بندھا ہوا ہے۔پہلے تو اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی لیکن جب دو تین روز تک مسلسل یہ سلسلہ جاری رہا تو میں نے ایک عظیم المرتبت ہستی کو دیکھا کہ وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اس بلڈنگ میں تشریف لے گئے ہیں۔یہ بزرگ حضرت مولانا نذیر احمد خجندی تھے جن کی امامت میں عیدین کی نمازیں ریلوے اسٹیشن بمبئ یعنی بوری بندر کے سامنے بہت بڑے میدان میں شہر بمبئ کے مسلمان کیا کرتے تھے۔میں نے ان کی امامت میں نمازیں عیدین کی ادا تھیں اور کئی مشاعروں میں ابھی جو اُن کی صدارت میں منعقد ہوئے تھے میں بہت قریب سے انہیں دیکھ چکا تھا،البتہ ان سے تعارف نہیں تھا۔ان کی تشریف آوری کی اہمیت کے پیش نظر میں نے آنے جانے والوں سے صورت حال معلوم کرنا مناسب سمجھا مجھے معلوم ہوا کہ دوسری منزل پر کچھوچھ شریف سے حضرت سیدنا و مرشد شبیہہ غوث الاعظم فرزند شاہ جیلانی اعلیٰ حضرت ابو احمد شاہ محمد علی حسین صاحب قبلہ اشرفی الجیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف رکھتے ہیں اور کل واپسی تشریف لے جانے والے ہیں۔

یہ سن کر میری بے قراری کی کوئی حد نہ ہی۔ یااللہ تیرا کیسا کرم ہے کہ بچپن میں زیارت کا شرف اور گستری سے فیضاب ہونے کے بعد یہ نعمتِ صحبت کے حصول کا موقع ملا، میں اپنی جائے رہائش سے کپڑے تبدیل کرکے (اگرچہ کہ سوٹ ہی لباس تھا)اور وضو تازہ کرکے میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ فلیٹ کے باہر ایک صاحب ملاقاتیوں سے مقصدِ ملاقات، نام اور کچھ ضرور باتیں معلوم کرکے اندر سے اجازت ملنے پر ملاقاتیوں کو اندر لے جاتے تھے۔ فلیٹ کے دو کمرے استعمال میں تھے اور ایک بڑا کمرہ تھا جس میں حضرت قبلہ عالم تشریف فرماتے تھے، دوسرے کمرے میں ملاقاتی اپنی باری کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ایک پرچہ پر لکھا کہ '' حضورؒ کا ادنٰی غلام حضرت حکیم سید آل حسن صاحب اشرفی الجیلانی چاندپوری کا برادر زادہ ظہیر الحسن اشرفی الجیلانی قدم بوسی کا مشتاق ہے۔''

وہ صاحب فوراً ہی اندر سے واپس آگئے اور مجھے اندر جانے کی اجازت دے دی۔ جیسے ہی میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ آفتابِ نور دمک رہا ہے اور نور کی شعاعوں سے مشتاقونِ دید اپنی کثافتوں سے پاک ہو کر لطافتوں کی نعمت سے مالامال ہو رہے ہیں۔ میں نے سلام پیش کیا اور قدم بوسی کیلئے مسند کے قریب گیا تو دست شفقت بڑھا اور سر سے ہوتا ہوا پشت پر تھپکیاں دینے لگا اور آواز نے کانوں میں نور کا رس گھولا۔

فرمایا'' مرحبا! مرحبا! کیسے ؟'' اور اپنی آغوش میں مسند پر بٹھا دیا۔

حاضرین ششدر تھے کہ یہ نوجوان کیسا خوش نصیب ہے۔ حضرت قبلہ عالمؒ میرے چچا میاں، ابن حسن بھائی، ان کی والدہ، میری والدہ اور ایک ایک فرد کی خیریت دریافت فرماتے رہے اور پھر میرے بارے میں سوال فرمایا کہ '' بمبی میں کیسے آئے ہو؟''

میں نے عرض کیا کہ '' اخبار برق میں معاون مدیر ہوں''

بہت دعاؤں سے نوازا خوشی کا اظہار فرمایا اور پھر حضرت مولانا نذیر احمد حجندی کی طرف توجہ فرمائی اور تعارف کے طور پر ارشاد ہوا کہ یہ نوجوان حضرت غوث الاعظمؓ جیلانی کے خاندان کا چشم وچراغ ہے اور

پھر حضرت مولانانذیر احمد حجندی سے نہ معلوم چپکے چپکے کچھ ارشاد فرمایا، میں کچھ سن نہ سکا، البتہ حضرت مولاناحجند کے گردن کے اشارہ کے ساتھ "جی بے شک! ماشاءاللہ! بے شک! کے الفاظ میں سن سکا۔
اس تھوڑی سی صحبت نے جو نعمتیں بخشیں، ان میں سے ایک بہت واضح اور ظاہر تھی کہ حضرت مولانا نذیر احمد خجندی نے مجھ عاجز سے فرمایا کہ " سید صاحب ملتے رہیئے، میں پریل کی جامع مسجد کے بالا خانہ میں رہوں۔
میں نے ادب کے ساتھ کہا" ضرور حاضری دیتا رہوں گا"
1935ء میں تقریباً ہر ہفتہ حضرت مولانا خجندی (رحمتہ اللہ علیہ) کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ ان کا تازہ کلام سنتا اور دادا کا نذرانہ پیش کیا کرتا تھا۔ مولانا خجندی رحمتہ اللہ علیہ جس شفقت کا سلوک فرماتے، اس پر میں بہت شرمندگی محسوس کرتا تھا۔ اپنے پاس مسہری پر بیٹھنے کا حکم دیتے اور سراہنے پر بیٹھاتے، میں عاجزانہ درخواست کرتا کہ حضور میں گناہ گار ہوں مزید گناہ کیسے کروں لیکن ان کا حکم بجالانا پڑتا تھا، الا مر فوا الادب۔
قارئین کی معلومات کیلئے عرض ہے کہ حضرت مولانا نذیر احمد خجندی حضرت مبلغ اعظم علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمہ اللہ علیہ کے برادر بزرگ اور شاہ احمد نورانی صاحب کے تایاابا تھے۔ اس فقیر سید زادے پر حضرت مولانا خجندی کی خصوصی عنایت تھی کہ وہ جب کبھی اپنے لائق و فائق چھوٹے بھائی حضرت علامہ عبدالعلیم صدیقی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو یا اپنے خاندانی معاملات کے سلسلہ میں کسی اور کو خط تحریر فرماتے تو اپنے بھانجے محترم سید احمد صاحب کو (جو روزنامہ اجمل بمبئی کے عملہ میں خوشنویس کی حیثیت سے شامل تھے اور میرے اخبار برق و یکا کے دفتر کے بالکل قریب ان کا قیام اخبار اجمل کے دفتر میں تھا) فرماتے کہ جیلانی میاں سے ملنا چاہتا ہوں اور سید احمد صاحب ان کا پیغام پہنچا دیا کرتے۔

مجھے یاد ہے کہ وہ حضرت علامہ عبدالعلیم صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کو جب سبھی خط لکھواتے تو یوں خطا کرتے۔

سیمی خوش رہو۔ بہت سی دعاؤں کے ساتھ معلوم ہو کہ میں حیرت سے ہوں، اور اس کے بعد خط مضمون اکثر فرماتے تھے کہ "سید صاحب (اس فقیر کو اکثر وہ سید صاحب کہہ کر مخاطب فرمایا کرتے تھے" آپ کو خط تحریر کرنے کی زحمت دیتا ہوں لیکن یہ اس لئے کہ آپ صادق و امین کے فرزند ہیں، میرے معاملات خاندانی آپ کی امانت داری میں محفوظ رہیں گے"

حضرت موصوف نے خاص الخاص کرم یہ فرمایا تھا کہ اپنی شاعرہ صاحبزادی متوحبہ کے کلام کے مجموعہ در نظر پر مجھ سے تبصرہ تحریر کرنے کی خواہش کا اظہار اس انداز سے فرمایا کہ مجھے اس مجموعہ حمد و نعت پر اپنے بضاعتی کے باوجود تعمیل حکم کے سوا چارہ نظر نہ آیا۔

میرا یہ مضمون حضرت علامہ تجندی کے ایک شاگرد خاص کی ادارت میں شائع ہونے والے ہفت روزہ "الاصلاح" میں جو اردو، انگریزی اور گجراتی زبانوں میں بیک وقت و یکجا چھپتا تھا اور آغا خاں کی ملکیت تھا، اشاعت کیلئے انہوں نے خود بھیجا اور میرے نام کے ساتھ میری رضامندی کے بغیر لفظ پروفیسر لکھوا دیا، یعنی پروفیسر احقر جیلانی چاند پوری، جب مضمون چھپا تو مجھے اس کا حکم ہوا۔

سورة ۲ الفاتحة ۱

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيٰتٍ

سورۂ فاتحہ ا مکی ہے اور اس میں سات آیات ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدای بخشائندہ مہربان

اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا مہربان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ

ثنا و ستائش خدا بر است پروردگار عالمہا بخشائندہ

ثناوتعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام عالم کا پالنے والا ۲ بہت رحم والا

الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

مہربان خداوند روز جزا ترا می پرستیم

مہربان ۳ جزا کے دن کا مالک ۴ تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

و تو مدد می طلبیم بنما مارا راہ

اور تیری ہی مدد کو طلب کرتے ہیں ۵ تو ظاہر فرما ہمارے واسطے راستہ

الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝٦

راست راہ آنانکہ انعام کردی بر ایشاں

سیدھا ۶ راستہ ان لوگوں کا انعام کیا تو نے جن سب پر کے

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

بجز آنانکہ خشم گرفتہ شد بانہا و بجز گمراہان

نہ ان کا جو غضب یافتہ ہیں اور نہ گمراہوں کا ۸

منزل ۱

تفسیر

اظہار العرفان

۱ سورہ فاتحہ مکی بھی ہے اور مدنی بھی کیونکہ مکہ مکرمہ میں فرض صلوۃ اور مدینہ منورہ میں تحویل قبلہ کے موقع پر نازل ہوئی۔ اس میں سات آیات، ۲۵ کلمات اور ۱۲۳ حروف ہیں۔(غرائب القرآن)

۲ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم الحمد للہ رب العالمین پڑھو گے تو بیشک تم نے اللہ کا شکر ادا کیا اس لئے اللہ تمہیں اور زیادہ دیگا۔ (ابن جریر)

۳ رحمن فعلان کے وزن پر ہے اور رحیم فعیل کے وزن پر ہے اور یہ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں یعنی بہت رحم فرمانے والا۔ حضرت عزری فرماتے ہیں کہ اللہ رحمن جمیع خلق کیلئے ہے اور رحیم خاص مؤمنین کیلئے ہے۔ حضرت ابو سعید خدری ؓ کی روایت کے مطابق رحمن سے مراد رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (دنیا اور آخرت میں رحم فرمانے والا) ہے اور رحیم سے مراد رَحِيْمُ الْاٰخِرَةِ (آخرت میں رحم فرمانے والا) ہے جو صرف ایمان والوں کیلئے ہے۔(ابن جریر)

۴ حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یوم حساب یعنی قیامت کا دن ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس دن مجازی بادشاہ بھی نہ ہوگا۔(ابن جریر)

۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کا مطلب یہ ہے کہ ہم تجھے ایک مانتے ہیں، تجھ ہی سے ڈرتے ہیں اور تجھ ہی سے امید رکھتے ہیں اے ہمارے رب تیرے سوا کسی سے نہیں اور وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کا مطلب یہ ہے کہ ہم تیری اطاعت میں اور اپنے تمام امور میں تیری ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ (ابن جریر) ۶ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم سے مراد قرآن ہے۔ حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اسلام ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت جرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ اے محمد ﷺ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پڑھیے یہ سنکر آپ نے فرمایا کہ اللہ نے طریق ہادی کے بارے میں الہام کیا ہے اور وہ اللہ کا دین ہے جس میں کوئی کجی نہیں ہے۔ حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد رسول ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھی یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا راستہ ہے۔ (ابن جریر) بیشک مؤمن جب اللہ تعالیٰ کو دلیلِ واحد سے پہچان لیتا ہے تو اسکی نظر میں ممکنات کی اقسام میں کوئی موجود ایسا نہیں ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے وجود، علم، قدرت، جود، رحمت اور حکمت پر دلائل نہ ہوتے ہوں اور کبھی دین انسان دلیلِ واحد سے صحیح ہوتا ہے اور وہ باقی دلائل سے غافل رہتا ہے اس لئے مؤمن کا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ''اے ہمارے معبود! ہم نے جان لیا کہ ہر شے میں تیری ذات، صفات، قدرت اور علم پر دلائل کی کیفیت موجود ہے [اس لئے ان دلائل کی راہ ہمارے لئے ظاہر فرما]''۔(تفسیر کبیر) ۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ راستہ جس پر اللہ نے انعام فرمایا ہے وہ ملائکہ، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا ہے۔(ابن جریر) ۸ غیر بمعنی سوا۔ حضرت عدی بن حاتم ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہود ہیں اور جب وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد نصاریٰ ہیں۔(ابن جریر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے سورہ فاتحہ کی مثل کوئی سورت تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل میں زبور میں اور نہ (خود) قرآن میں۔(ترمذی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورہ فاتحہ ہر مرض کیلئے شفاء ہے۔ حضرت ابو میسرہ کہتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے کہا کہ آپ سورہ فاتحہ کی تلاوت فرمائیں پس جب آپ ولا الضالین کہیں تو آمین کہئے۔ مسئلہ: سورہ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنا سنت ہے۔(مظہری)

مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن فارسی سے اردو ترجمہ قرآن اور اس پر تفسیر اظہار العرفان کے موجودہ کام کا عکسی صفحہ یہ کام آپکے اورنگی ٹاؤن میں ہو رہا ہے اور اس کام کا شرف شیخ الحدیث علامہ سید شاہ محمد ممتاز اشرفی صاحب (خلیفہ صاحب سجادہ) کو حاصل ہے۔

منجانب الاشرف لان شاہ فیصل چوک، سیکٹر G-14، اورنگی ٹاؤن، کراچی۔(فون : 6658705)

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ ایک تحریک

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ سنی صوفی مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم ہے جو اس فکر کے تحت وجود میں آئی کہ خانقاہوں، آستانوں، درگاہوں کے سربراہ مسلم مسائل کو اپنے مشاہدات کی بناء پر سمجھ کر ان کے حل کے لئے حکومت وقت پر دباؤ ڈالیں۔ یہ بورڈ اسی مقصد کے تحت سرگرم عمل ہے اور اس نے مرکزی اور ریاستی حکام کو بہت سے مسائل کی سنگینی سے واقف کرایا ہے۔ علماء اور مشائخ شہروں اور گاؤں کا دورہ کر کے عوام وحکام دونوں کو اس سے باخبر کرتے ہیں کہ افسر شاہی میں، انتظامیہ میں اور سیاسی طبقہ میں مسلم نمائندگی کا سوانگ رچا کر جو لوگ آزادی کے بعد سے پہونچے ہوئے ہیں، ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت میں انہیں کبھی اتنی مقبولیت نہیں ملی کہ وہ نمائندہ بن کر کھڑے ہو سکیں۔ ان لوگوں نے مسلم امور یعنی حج واوقاف پر قبضہ کیا، تعلیمی اداروں کو استعمال کیا اور میڈیا کو اپنے ہاتھ میں لیکر صرف مسلم مسائل کا نام دیکر مسلمانوں کی بھلائی سے زیادہ وہ اپنے ذاتی مفادات اور اقتصادی ضرورتوں کی تکمیل میں سرگرم عمل ہیں۔ بورڈ نے قومی وقف ترقیاتی کونسل کی تشکیل اور وقف ترمیمی بل کی منظوری جیسے سرکاری اقدامات پر سخت احتجاج کیا ہے۔ گو کہ بورڈ کی بات سنجیدگی سے سنی جاتی ہے اور جنتر منتر احتجاج سمیت کئی بڑی کانفرنسوں میں لاکھوں کی تعداد میں ہندوستانی مسلمانوں کی شرکت سے حکام کو اندازہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کی بھاری اکثریت بورڈ کے ساتھ ہے۔ بورڈ نے کسی تفریق کے بغیر مسلمانوں کی فلاح کے لیے کچھ پروگرام وضع کئے ہیں۔ مثلاً۔

(۱) مسلم اکثریتی علاقوں میں اعلی تعلیم کے معیاری مراکز کا قیام۔ (۲) ہمارے وطن عزیز میں امن ویکجہتی کے لئے تقریباً ہر شہر میں صوفی مرکز کا قیام۔ (۳) وقف بورڈ کے زیر انتظام اور محکمہ آثار قدیمہ کے زیر تحفظ مسجدوں و دیگر اوقاف میں واقف کی منشا کے مطابق صوفی روایتوں کا احیا۔ (۴) مسلم باڈیوں میں عموماً اور مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والی سرکاری باڈیوں میں خصوصاً سنیوں کی بھرپور نمائندگی کو یقینی بنانا۔ (۵) جملہ خانقاہوں اور درگاہوں کو ایسے تسلط سے آزاد کرانا جن کا اس روایت میں یقین نہیں۔

بورڈ نے رائے عامہ بیدار کرنے کے لئے اب تک ہزاروں چھوٹی بڑی میٹنگوں کے علاوہ کئی بڑی کانفرنسوں کا بھی اہتمام کیا ہے۔ جن میں سنی کانفرنس مرادآباد، سنی کانفرنس بھاگلپور، مسلم مہاپنچایت مرادآباد، مسلم مہاپنچایت بیکانیر، سنی کانفرنس امیٹھی اور ایک بڑا احتجاجی جلسہ دہلی جنتر منتر پر بھی منعقد کیا۔ مذکورہ بالا پروگراموں کے بعد بورڈ نے ایک انقلابی قدم اٹھایا اور دہلی میں "ورلڈ صوفی فورم" کے نام سے چار روزہ پروگرام جس میں تین روزہ سیمینار اور ایک روزہ انٹرنیشنل صوفی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس کانفرنس میں ملک وبیرون ملک سے ہزاروں علماء کرام ومشائخ عظام نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ لکھنؤ میں صوفی ازم اور انسانیت پر ایک سیمینار بھی منعقد کیا گیا۔ ان تمام پروگراموں میں منظور ہونے والی قراردادیں مرکزی وریاستی حکومتوں کو بھیج دی گئیں۔

بورڈ مسلمانوں کے مسائل کو سمجھ کر ان کے حل نکالنے کی سفارش پوری سنجیدگی سے کر رہا ہے۔ اور اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ اقلیتوں کے لئے جاری سرکاری اسکیموں سے ہندوستانی صوفی مسلمانوں کو فائدہ پہونچنا یقینی ہو۔ اس کے علاوہ مدارس اور مساجد کے نظام کی درستگی کے لئے باقاعدہ مسودہ تیار کیا ہے۔ بالخصوص طلباء مدارس کے لئے ایک خصوصی پروگرام تیار کیا ہے جس میں دینی علوم کے ساتھ عصری علوم کی اہمیت وافادیت کو باور کرایا جاتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بورڈ علماء مدارس اور ائمہ مساجد کے بشمول مسلم نوجوانوں کے روزگار کیلئے بھی کوشش کر رہا ہے۔

صوفیوں کی رائج کردہ گنگا جمنی تہذیب کو زندہ رکھنے کے لئے بورڈ ہمہ وقت عملاً کوشاں رہتا ہے۔ ملک میں امن وسلامتی کے قیام اور انسانی رواداری کا تحفظ وغیرہ بورڈ کے اہم مقاصد ہیں۔ قوم وملت کیلئے آواز بلند کرنے کی خاطر آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کے ممبر بنیں۔ ہم اکیلے کچھ نہیں کر سکتے لیکن آپ سے ملکر اپنے حقوق حاصل کر سکتے ہیں۔ بورڈ کے رکن بنیں اور تشدد کے خلاف اقدام میں حصہ لیں۔

ALL INDIA ULAMA & MASHAIKH BOARD

Head Office : 20-Johri Farm, IInd Floor, Lane No.1, Jamia Nagar, Okhla, New Delhi-25

State Office U.P. : 106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow-226001

Contact : +91 9212357769 (H.O.) , 9936459242 Email: aiumbdel@gmail.com, Website: aiumb.org

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

If you want to read these Books Please Provide Email I'd or Contact me.

Email: aalerasoolahmad@gmail.com Facebook: Aale Rasool Ahamd Twitter: @aalerasoolahmad

Introduction to AIUMB

All India Ulama & Mashaikh Board (AIUMB) has been established with the basic purpose of popularizing the message of peace of Islam and ensuring peace for the country and community and the humanity. AIUMB is striving to propagate Sunni Sufi culture globally .Mosques, Dargahs, Aastanas, and Khanqwahs are such fountain heads of spirituality where worship of God is supplemented with worldly duties of propagating peace, amity, brotherhood and tolerance.

AIUMB is a product of a necessity felt in the spiritual, ethical and social thought process of Khaqwahs.Khanqwahs also have made up their mind to update the process and change with the changing times. As it is a fact that Khanqwahs cannot ignore some of the pressing problems of the community so the necessity to change the work culture of these centers of preaching and learning and healing was felt strongly. AIUMB condemns all those deeds and words that destabilize the country as it is well known that this religion of peace never preaches hatred .Islam is for peace. Security for all is the real call. AIUMB condemns violence in all its form and manifestation and always ready to heal the wounds of all the mauled and oppressed human beings. The integral part of the manifesto of AIUMB is peace and development. And that is why Board gives first priority to establish centers of quality modern education in Sunni Sufi dominated ares of the country. The other significant objectives of the Board are protection of waqf properties, development of Mosques, Aastanas, Dargahs and Khanqwahs.

This Board is also active in securing workable reservation for Muslims in education and employment in proportion to their population. For this we have been organizing meetings in U.P, Rajasthan, Gujrat, Delhi, Bihar, West Bengal, Jharkhand, Chattisgadh, Jammu& Kashmir, and other states besides huge Sunni Sufi conferences and Muslim Maha Panchayets . Sunni conference (Muradabad 3rd Jan 2011)Bhagalpur(10th May 2010) and Muslim Maha Panchayet at Pakbara Muradabad (16th October 2011) and also Mashaikh e tareeqat conference of Bareilly (26th November 2011) are some of the examples.

HISTORICAL FACT AND THE NEED OF THE HOUR

The history of India bears witness to that fact that when Alama Fazle Haq Khairabadi gave the clarion call to fight for the freedom of our country all the Khanqahs and almost all the Ulama and Mashaikh of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat rose in unison and gave proof of their national unity and fought for Independence which resulted in liberation of our country from British rule.

But after gaining freedom, our Khanqahs and The Ulama of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat went back to the work of dawa and spreading Islam, thinking that the efforts that were undertaken to gain freedom are distant from religion and leaving it to others to do the job. Thus the Independence for which our Ulama and Mashaikh paid supreme sacrifice and laid down their lives resulted in us being enslaved and thereby depriving us legimative right to participate in the governance of our country.

After the Independence hundreds of issues were faced by the Umma, whether religious or economic were not dealt with in a proper way and we kept lagging behind. During the lat 50 years or so a handful of people of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat could become MLA's, MP's and minister due to their individual efforts lacking all along solid organized community backing as a result of which Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat remained disassociated with the Government machinery and we find that we have not been able to found foothold in the Waqf Board, Central Waqf Board, Hajj Committee, Board for Development of Arbi, Persian & Urdu or Minorities Commission. Similarly when we look towards political parties big or small we see a specific non-Sunni lobby having strong presence. In all the Institution mentioned above and in all political parties Sunni presence is conspicuous by its absence.

Time and again Ulama and Mashaikh have declared that the Sunni's constitutes a total of approximately 75% of all Muslim population. This assertion have lived with us as a mere slogan and we have not been able to assert ourselves nor have we made any concerted efforts to do so.

It is the need of the hour that The Ulama and Mashaikh should unite and come on single platform under the banner of Ahl-E- Sunnah Wal-Jamaat to put forward their message to the Sunni Qaum. To propagate our message Sunni conferences should be held in the District Head Quarters and State Capitals at least once a year to show our strength and numbers this is an uphill task and would require huge efforts but rest assured that once we do that we shall be able to demonstrate our number leaving the non-Sunni way behind thereby changing the perception of political parties towards us and ensuring proper representation in every field.

AIMS AND OBJECTIVES OF AIUMB

To safeguard the right of Muslim in general and Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in particular.

To fight for proper representation of responsible person of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in national and regional politics by creating a peaceful mass movement.

To ensure representation of Sunni Muslim in Government Organization specially in Central Sunni Waqf Boards and Minorities Commission.

To fight against the stranglehold and authoritarianism of non-Sunni's in State Waqf Board.
To ensure representation of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in the running of the state waqf board.

To end the unauthorized occupation of the Waqf properties belonging to Dargahs, Masajids, Khanqahs and Madarasas, by ending the hold of non-Sunni's and to safeguard Waqf properties and to manage them according to the spirit of Waqf.
To create an envoirment of trust and understanding among Sunni Mashaikh, Khanqahs and Sunni Educational institution by realizing the grave danger being paced by Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat. To rise above pettiness, narrow mindedness and short sightedness to support common Sunni mission.

To work towards helping financially weak educational institutions.

To provide help to people suffering from natural calamities and to work for providing help from Government and other welfare institutions.

To help orphans, widows, disabled and uncared patients.

To help victims of communalism and violence by providing them medical, financial and judicial help.

To organize processions on the occasion of Eid-Miladun-Nabi (SAW) in every city under the leadership of Sunni Mashaikh. To restore the leadership of Sunni Mashaikh in Juloos-E-Mohammadi (SAW) wherever they were organized by Wahabi and Deobandis.

To serve Ilm-O-Fiqah and to solve the problem in matters relating to Shariah by forming Mufti Board to create awareness among the Muslims to understand Shariah

To establish Interaction with electronic and print media at district and state level to express our viewpoint on sensitive issues.

Ashrafe–Millat Hazrat Allama Maulana Syed Mohammad Ashraf Kichhowchhwi

President & Founder All India Ulama & Mashaikh Board

Email : ashrafemillat@yahoo.com

Twitter : www.twitter.com/ashrafemillat

Facebook : www.facebook.com/AIUMBofficialpage

Website: www.aiumb.org

Head Office :

20, Johri Farm,

2nd Floor, Lane No. 1 Jamia Nagar, Okhla

New Delhi -25

Cell : 092123-57769 Fax : 011-26928700

Zonal Office: 106/73-C, Nazar Bagh, Cantt. Road,

Lucknow. Email : aiumbdel@gmail.com

AIUMB

AN APEX BODY OF SUNNI MUSLIMS